Government of Karnataka

Karnataka School Examination and Assessment Board

II Year PUC Supplementary Examination May/June-2023

Scheme of Evaluation

Subject: Arabic **Subject code: 11**

<u>ہدایات</u>

ترجمہ کرنے پر دو مارکس جب کہ تشریح کرنے پر دو مارکس دیے جائیں کل چار مارکس

ہر طالب علم کی تشریح اس کی ذہنی صلاحیت کا مظہر ہے ترجمہ یکساں ہوتا ہے جب کہ ہر طالب علم کی تشریح مختلف ہوگی لہٰذا ممتحن سے گزارش ہے کہ اگر تشریح میں تھوڑی سی بھی مطابقت ہو تو مکمل چار مارکس دیے جائیں۔

ترجمہ اور تشریح اردو یا انگریزی دونوں زبانوں میں کی جاسکتی ہے ۔

PART - A

I (a) اخْتَرَ جَوَاباً صَحِيحا

5x1=5

Choose the correct answer from the given below.

1. متی انْزِلَ القُرْآنُ؟
(c) رَمَضَان

2 كَيْفَ كَانَ المَلِكُ شِيْرِ شَاهِ؟
(a) عَادِلاً

3) اَيْنَ وُلِدَ كُوْيَمْفُو ؟
(d) كُودَعُو

4) مَنْ بَنِى تَاجِ مَحَلُ؟
b) شَاه جَهَاں

5. مَا المُرادُ بِالْيَد العُلْيَا؟
(c) المُنْفِقَةُ

(b) ضَعْ في الأماكن الخَالِيَةِ الْفَاظاً مُنَاسِبَةً:

5x1=5 **Fill in the blanks with suitable words:**

6) _____ الأستَاذُ فِي الصَّفّ.
دَخَل

7) _____الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّد الا الله.
نزل

8. يُحِبُّ النَّاسُ ______ الْعَادِل
الْمَلِكَ

9) و حامد ______ مِنَ الْبَيْتِ.
خرج

10) ______نصر الله
متي

(c) صِلَ بَيْنَ الكَلِمَاتِ

5x1=5 Match the following:

11. الْقُرْآنُ - مبين
12. بَيْتُ خَالِدٍ - المُرَكَّبُ الإضَافِي
13. مُحَمَّدُ رَسُولُ - الله
14. جَرُّ الاسم - الي
15. مَنْ رَبُّكَ - ربي الله

(d) أجب عن الأَسئِلَةِ الآتية:

5x1=5 Answer the following questions:

16. القرآن الكريم كِتَابٍ دُسْتُورٌ لِلْحَيَاةِ الإِنْسَانِيَّةِ.
17. وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ في مكة المكرمة .
18. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الطُّهُورِ هو شطر الايمان
19. اسْمُ زَوْجَةِ النَّبِيِّ خديجة بنت وهب رضي الله عنها .
20. كَانَ اِسْمُ غَوْتَمُ بُوْذَ فِي طُفُولِيَّتِهِ سدهارت .

PART - B

II(a) ترجم العبارات الآتية مع شرحها:

3x4=12

(Translate and explain of the following paragraphs any 3)

(21

رحمان نے (۱) قرآن سکھایا (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اور اسے بولنے سکھایا (4) آفتاب اور مہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں (5) اور بیلیں اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں (6) اسی نے آسمان کو پیدا کیا اور اسی نے ترازو رکھی (7) تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو (8) انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو (۹) اور اسی نے مخلوق کے لئے زمین بچھادی (۱۰) جس میں میوے ہیں اور خوشے والے کھجور کے درخت ہیں (۱۱) اور بھس والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں (12) پس [اے انسانوں اور جنوں] تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(22

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں حجاز میں پیدا ہوئے سن (571) کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بنو ھاشم کے قبیلہ قریش سے تھے۔ اور قبیلہ قریش عرب میں سب سے افضل قبیلہ تھا، آپ کے والد کا انتقال ہو گیا جب کہ ابھی آپ اپنی ماں آمنہ بنت وھب کے پیٹ میں تھے۔
جب آپ چھ سال کے ہوے تو آپ کی ماں کا انتقال ہو گیا تو آپ کے دادا عبد المطلب بن ھاشم نے آپ کی پرورش کی اور جب آپ آٹھ سال کے ہوے تو آپ کے دادا کا بھی انتقال ہو گیا تو آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی پرورش کی۔ آپ صلی اللہ عیلہ وسلم بچپن میں بکریاں چراتے تھے اور جوانی میں اپنے چچا کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ نے تجارت کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدوری پر لیا، شام سے واپسی کے بعد جب حضرت خدیجہ نے آپ کی ایمانداری کو اور آپ کی سچائی کو دیکھا تو انھوں نے خود ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت انکی عمر 40 سال تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 25 سال کی تھی تو خدیجہ نے آپ کے ساتھ نکاح کر لیا۔

(23

یہ مدینہ منورہ ہے اس کو طیبہ بھی کہا جاتا ہے یہ وہ شہر ہے جس کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے ھجرت کی۔ جب ان کو مکہ میں تکلیف دی گی اور ان پر زمین تنگ ہو گئی۔ تو مدینہ والے نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے مددگار بن گئے۔ مسلمانوں کو وہاں امن ملا۔ اور اسلام کو طاقت ملی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو اپنا گھر اور اسلام کا مرکز بنایا۔ یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔ اور وہ خلفاء راشدین کے زمانے تک خلافت اسلامیہ کا پائیہ تخت رہا۔

(24

شیر شاہ سوری بہترین بادشاہوں میں سے تھاانصاف کرنے والا راہ خدا میں خرچ کرنے والا، رحم دل، بہادر اور ہر کام میں آگے آگے رہنے والا تھاان کے والد تمام لوگوں کے درمیان رہتے تھے اور شیر شاہ جون فور میں علم سیکھتے رہے اور مسلسل محنت کرتے رہے اور ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ بادشاہ بن گئے

انہوں نے اپنے دن اور رات کے اوقات کو تقسیم کیا ایک حصہ عبادت کے لئے اور ایک حصہ فیصلے اور انصاف کے لئے اور اس میں تھوڑا حصہ فوجی اصلاح کے لئے اور وہ رات میں اٹھتے تھے اور چار گھنٹے تک ذکر، کرتے اور واذکار ذمہ ّداروں کو اہم باتوں کی نصیحت کرتے تا کہ وہ وقت کو ضایع کرنے سے بچیں فجر کی نماز اور ذکرواذکار کے بعد ان کے پاس ذمہ ّدار حاضر ہوتے پھر اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھتے نماز کے بعد لوگوں سے ان کی ضروریات کے بارے میں پوچھتے اور ان کو جس چیز کی ضرورت ہوتی وہ چیزان کو عطا کرتے پھر اس کے بعد وہ مظلوم اور مدد طلب کرنے والوں کے پاس جاتے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے اشراق کی نماز سے واپسی کے بعد فوجی لوگ ان کے پاس آتے تو وہ ان کی مدد کرتے اور انہے ہتھیار دیتے اور انہے اہم کاموں کا حکم دیتے پھر اس کے بعد ان کے سامنے ہر شہر کا ہر دن ٹیاکس [tax] پیش کیا جاتا

(25

ایک لال مرغی اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ گھر کے آنگن میں دوسرے پرندوں کے ساتھ چل رہی تھی۔ تو اس کو ایک گیہوں کا دانہ مل گیا۔ تو اس نے پوچھا؟ کون اس دانے کے ذریعہ سے کھیتی کریگا؟ تو مرغابی (goose) نے جواب دیا۔ میں کھیتی نہیں کرسکتی۔ اور بطخ نے جواب دیا۔ میرے پاس بھی کھیتی کرنے کی طاقت نہیں۔ تو لال مرغی نے کہا۔ تو پھر میں ہی کھیتی کروں گی۔ اس نے گھر کے آنگن میں مٹی کو نرم کیا۔ اور اس دانے کو بو دیا۔ اور اس کو پانی سے سیراب کیا۔ تو پودے اگنے لگے۔ اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگی۔ یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے۔

جب بالیاں زیادہ ہو گئی اور وہ پیلی ہو گئیں اور گیہوں تیار ہو گئی تو اس نے اس کو کاٹا۔ اور اس کو رگڑا اور اس کو بچھایا۔ اور اس کو جمع کر کے رکھا۔ پھر لال مرغی نے اپنے پرندوں سے کہا۔ کون اس گیہوں کو پیسنے کے لئے چکی کو لے جائیگا۔ تو مرغابی نے جواب دیا۔ میرے پاس اس کو لے جانے کی طاقت نہیں۔ اور پیس کرلانے کی بھی طاقت نہیں۔ اسی طرح بطخ بھی اس کو چکی لے جانے سے دور رہی۔ تو لال مرغی اٹھی۔ اور گیہوں کو لیا۔ اور اس کو چکی میں پسایا۔ اور آٹا لیکر گھر آئی۔ پھر اس نے کہا۔

2x4=8

(b) إشرح الجُمَل الآتية مع سياق المَتَنِ

(Explain with reference to the context from the following quotations any 2)

(26

الْمُسْلِمُ أَخُ المُسْلِمِ.

یہ جملہ من احادیث رسول سے لیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی باپ اور ماں یعنی آدم و حوا کی اولاد ہیں ہم کو تمام مسلمان بھائیوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہیے

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ ظلم ہونے دیتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو کوئی ایک مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے۔ اللہ کل قیامت کے دن اسکی تکلیف دور کرے گا۔ اور جو کوئی ایک مسلمان کا عیب چھپاتا ہے کل قیامت کے دن اللہ اس کے عیب کو چھپائے گا۔

.27

النِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ.

عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں اس جملے کو الامثال والحکم سے لیا گیا ہے یعنی شیطان عورتوں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے جہاں کہیں جھگڑا فساد ہو عورتیں اس میں زیادہ نظر آتی ہیں اسی لیے عورتوں کو شیطان کی رسیاں کہا گیا ہے ایک عورت گھر کو جنت بنا سکتی ہے اور اگر وہ بداخلاق اور بدچلن ہو تو وہ اس گھر کو جہنم بھی بنا سکتی ہے

.28

مُحَمدُ رَسُولُ اللهُ.

یہ آیت نبذ من القرآن الكريم سورة الفتح سے لی گئی ہے

اس آیت میں ﷺ کے رسول ہونے کی شہادت دی گئی ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور صحابہ کرام کے صفات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ کافروں پر سخت ہیں اور مسلمانوں پر رحم دل ہیں وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہی دینے والا

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔ ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔ ان کی یہی مثال توراۃ میں ہے اور یہی مثال انجیل میں ہے۔

(c) لَخِصُ عَلَى أَحَدِ الآتية:

1x5=5 Write the summary of the following any one

29. (i) الْقُرْآنُ الكَرِيمُ

او

(ii) مَوْلَانَا أَبُو الكَلام آزاد

القرآن الكريم.

(1) قرآن اللہ کی کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل کے ذریعہ 23 سال کی مدت میں مکہ اور مدینہ شہر میں اتاری گئی۔ یہ کتاب انسانی زندگی کے لئے دستور حیات ہے۔ اور اس کو آسمانی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں آیات محکمات ہیں۔ جو عقائد اور اعمال اور دینی اور دنیوی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اللہ نے اس مصحف میں بہت سے اگلے لوگوں کے واقعات۔ سوچنے اور سمجھنے کے لئے بیان کیا ہے اور مومنوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے اور کافروں کو دردناک عذاب سے ڈرایا ہے۔

(2) اس قرآن میں (114) سورتیں اور (30) پارے ہیں۔ اور مفسرین نے سورتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی قسم مکی سورتیں ہیں۔ جو ہجرت سے پہلے نازل کی گئیں ہیں اور دوسری قسم مدنی سورتوں کی ہے۔ جو مدینہ منورہ میں نازل کی گئی ہیں۔ مکی سورتیں اور آیات زیادہ تر دینی اصول سے متعلق ہوتی ہے جیسے عقائد اور اللہ کے وجود کے بارے میں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں اور قیامت کے بارے میں وغیرہ۔ اور مدنی سورتیں عام طور پر احکام اور عبادتوں سے متعلق ہوتی ہیں اور دینی امور کے بارے میں ہوتی ہیں جیسے تجارت، نکاح اور خرید وفروخت کے بارے میں ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ ان تمام امور کے متعلق بھی ہوتی ہیں جو انسانی اور اسلامی زندگی کے متعلق ہیں۔

(3) جب دنیا میں بہت سے علوم پھیلنے لگے تو لوگوں نے قرآن کے ذریعے بہت سے علوم کو دریافت کیا۔ جیسے علم طبعیات، جغرافیہ، زمینی علم، ستاروں اور سمندروں کا علم، اور موسموں کا علم وغیرہ

(4) اللہ تعالی قرآن کی تلاوت کو فرض کیا ہے تمام نمازوں میں خاص کر سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ اس کتاب کے ذریعے اللہ بہت سے لوگوں کو عزت دیتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔ یہ کتاب قیامت کے دن قرآن کے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی اسی لئے اللہ نے اس قرآن کی حفاظت کیا ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ اپنی اس کتاب کی حفاظت کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن آج تک اس قرآن کے ردوبدل میں کامیاب نہیں ہوئے اور ان شاء اللہ قیامت تک کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور اللہ نے اہل عرب سے چیلنج (challenge) کیا ہے کہ وہ اس جیسا قرآن یا اس جیسی ایک آیت بنائیں لیکن وہ لوگ اس میں ناکام ہو گئے۔ اس لئے کہ یہ کتاب اللہ کا کلام ہے، اور یہ کتاب ہر جگہ اور ہر شہر میں ملتی ہے اور علماء کرام نے پوری دنیا کی زبانوں میں اس کی تفسیر کی ہے۔ اور یہ کتاب پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہم کو زیادہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

مولانا ابوالکلام آزاد

(1) مولانا ابوالکلام آزاد احمد بن خیر الدین مکہ مکرمہ میں۔ ١١۔١١۔١٨٨٨۔ کو پیدا ہوئے۔ اس کے بعد ان کا خاندان ہندوستان واپس آیا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے کچھ کتابیں کلکتہ اور ممبئی کے اساتذہ سے پڑھی اور ان کو عربی زبان میں مہارت حاصل ہوئی وہ کتابوں کا مطالعہ کرنے لگے اور اس میں محنت کرنے لگے۔ وہ بچپن ہی سے رسالے نکالنے لگے جیسے مجلہ ؛الندوۃ؛ جو لکھنو سے نکلتا تھا۔ اور اسی طرح ایک ہفتہ واری مجلہ تھا جو ؛ الوکیل؛ نام سے امرتسر سے نکلتا تھا۔ اسی طرح انہوں نے ایک ہفتہ واری مجلہ ؛الھلال؛ کے نام سے نکالا۔ جو بہت زیادہ مقبول ہوا۔ اور وہ مجلہ عربی زبان وادب کی مہارت میں لاجواب تھا جو ہندوستانی لوگوں کو آزادی دلانے کے لئے انگریزوں کے خلاف میں نکالا گیا۔ اور انہوں نے ایک مجلہ ؛البلاغ کے نام سے انگریزوں کے خلاف نکالا۔ تو انگریز حکومت نے زبردستی بہار کے ایک رانچی شہر میں رہنے کا حکم دیا۔ اور ان کو وہاں سے نکلنے پر پابندی لگادی۔ اور مجلات کے نکالنے پر بھی پابندی لگادی تو انہوں نے اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ انگریز حکومت میں جیل میں گزارا جب انگریز حکومت نے ان کو (1338ھ) میں جیل سے آزاد تو انہوں نے کیا ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو آج بھی کلکتہ میں جامعہ عالیہ کے نام سے چل رہا ہے،

(2) جب ہندوستان میں آزادی ہند کی تحریک زوروں سے چل رہی تھی تو مولانا آزاد اس تحریک میں شامل ہو گئے۔ اس تحریک کے ہندوستان کے مشہور لیڈر گاندھی امیر رہے جو کہا نصاف کی تحرت کے لئے اور غلامی کو چھڑانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ مولانا آزاد کو کانگریس کے مجلس شوری کے صدر کی حیثیت سے ذمہ داری دی گئی جبکہ وہ ابھی جوانی کے عمر میں تھے۔ مولانا آزاد تقسیم ہند کے مخالف تھے کہ پاکستان کو ایک الگ دیش بنایا جائے۔ لیکن ان کے نہ چاہتے ہوئے ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس کے نتیجے میاہندوستان میں خوفناک فسادات اور قتل وغارت گیری عام ہو گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد مجلو شوری کے ایک خاص رکن رہے یہاں تک کہ

ہندوستان کے وزیر تعلیم بنائے گئے اور اپنی زندگی کے آخر تک وہ وزیر بنے رہے۔ یہ مرد مجاہد شعبان کے مہینے میں (۱۳۷۷ھ) بمطابق ۲۲ فروری (1958ء) کو دہلی میں اللہ سے جا ملے اور بہت سے لوگوں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور ان کو دہلی کی جامع مسجد میں ایک بڑی تعداد کے ساتھ دفن کیا گیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد غیر معمولی اور نایاب لوگوں میں سے تھے اور بہت ہی ذہین اور سمجھدار تھے اور اپنے نفس پر بھوسہ کرنے والے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد بہت ہی خوبصورت اور سفید رنگ والے اور درمیانی قد والے۔ نرم مزاج۔ اور اپنی تقریر و تحریر میں بہت ہی فصیح و بلیغ تھے۔ تمام ادیان اور تاریخ اور ادب کو جاننے والے تھے اور بہت بڑے خطیب تھے۔ انہوں نے ہزاروں کی کتابیں لکھی ان میں سب سے مشہور ترجمان القرآن ہے اور تذکرہ اور غبار خاطر ہے جو آزاد کے خطوط کا مجموعہ ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں۔ جو ان کے علم کو مرتبہ کو بتاتی ہے۔ اور ان کی تمام خدمات ان کے بعد والوں کے لئے وراثت ہے۔

ان کی بہترین خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت ہند۔ ۱۱ نومبر کو ان کے پیدائشی دن کو تعلیمی دن کے حساب سے مناتی ہے۔

PART - C

III (a) ترجم الأَبْيَاتِ الآتِيَةِ مَعُ شَرَحِهَا:

3x3=9

(Translate and explain of the following Couplets any3)

(30

لَكَ الحَمْدُ يَا مَنْ فَضْلُهُ مُتَوَاتِرٌ - وَيَامَنُ لَهُ جُودٌ عَمِيمٌ وَ غَامِرٌ

تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریف ہے اے وہ ذات کہ جس کا احسان مسلسل ہے۔

اور اے وہ ذات کہ جس کی سخاوت عام ہے اور گھیرے ہوئے ہے

اس شعر میں شاعر اللہ تعالی شکر ادا کر رہا ہے اور اس کے احسان کو بتا رہا ہے کہ اس کا فضل اور اس کا احسان بے حساب ہے لگاتار انسانوں پر اور ساری کائنات پر ہو رہا ہے اور اس کا ابر کرم سب پر چھایا ہوا ہے

اللہ تعالی کے احسانات بے شمار ہے یہ رات، دن یہ زمیں، آسمان، چاند، ستارے سب انسانوں کی خدمت کے لیے اللہ تعالی نے گامزن کئے ہیں اگر تم اللہ تعالی کے احسانات کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے

(31

وَانذَرْنَا نَاراً وَبَشَّرَ جَنَّةٌ - وَ عَلَّمْنَا الإسْلَامَ فَاللهِ نَحْمَدُ

ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی خوش خبری دی اسی لیے ہم اللہ کے رسول کا شکر ادا کرتے ہیں یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنت کی بشارت دی اور اور جہنم سے ڈرایا

(32

تَاللهِ لَا يُدْرِكُ أَيَّامَهُ ذُو طُرَّةٍ حَافٍ وَ لَا ذُو حِدَاءٍ

قسم خدا کی ان کے زمانے کو کوئی نہیں پا سکتا بے انتہا غریب ننگے پاؤں والا اور نہ ہی جوتے والا۔

اس شعر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف کی گئی ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا نہ کوئی امیر اور نہ کوئی غریب

(33

كُمْ خَامِلٍ يَسْمُو بِهِ – فظل يعرف بالعلن

کتنے ہی گم نام اسی قلم کے ذریعے نام کمائے اور ہر جگہ ان کا تعارف (پہچان) ہونے لگا۔

اس شعر کو وصف القلم سے لیا گیا ہے۔

شاعر نے اس شعر میں قلم کی تعریف کی ہے اسی قلم کے ذریعے سے کتنے گمنام غیر معروف لوگ مشہور ہو گئے ان کو علانیہ طور پر دنیا جاننے لگی ان کو یہ شہرت صرف قلم کی وجہ سے ملی۔ جس کے پاس بولنے کی طاقت نہ ہو وہ لکھ کر اپنی بات دنیا والوں کے سامنے پیش کر سکتا ہے یہ مافی الضمیر کو ادا کرنے کا سب سے اچھا اور خاموش ذریعہ ہے۔

(34

وِصَالُهَا عِنَاءٌ - صُدُودُهَا بَلَاءٌ

اس کاملنا مصیبت ہے اور اس کا نہ ملنا ایک آزمائش ہے

دنیا جس سے ملتی ہے وہ ایک بہت بڑی آزمائش میں پڑ جاتا ہے اور جس سے دنیا کی دولت سے محروم ہوتا ہے وہ غریب ہوتا ہے اس کے لئے ایک بہت بڑی آزمائش ہے

(b) إشرح الابيات الآتية مع سياق المَتَنِ:

2x4=8 Explain with reference to the context any 2 from the following Couplets

(35

كُلُّ الْوَرى مِنْ بَحْرٍ جُودِكَ نَاهِلٌ وأَنتَ لَهُمْ عِندَ الشَّدَائِدِ نَاصِرٌ

تمام کائنات تیری بخشش کے سمندر سے سیراب ہوتی ہے۔

اور تو ہی مصیبت کے وقت ان کا مددگار ہے۔

کائنات کا ہر آدمی میں غریب اور محتاج ہے تمام کی ضروریات کو پورا کرنے والا وہی اکیلا رب العالمین ہے

(36

لَا خَيْرَ فِي وُدْ امْرَءٍ مُتَلَوْنِ اذا الريحُ مَالَتْ مَالَ حَيثُ تَمِيلُ

کسی رنگ بدلتے آدمی کی دوستی میں کوئی بھلائی نہیں ہے کیونکہ وہ ہوا کی طرح ادھر ادھر مائل ہوتا ہے۔

جو منافق اور دوغلے ہوتے ہیں وہ وقت موقع اور ساتھ رنگ بدلتے ہیں جس طرف ہوا کا رخ ہوتا ہے وہ اسی طرح مائل ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کی چاہت میں کوئی بھلائی نہیں ہے

(37

سَتَذْكُرُنِي إِذَا جَرَّبْتَ غَيْرِى وَتَعْلَمُ انَّنِي نِعْمَ الصَّدِيقُ

جب تجھے میرے علاوہ دوسرے کا تجربہ ہوگا تو اس وقت تو مجھے یاد کرے گا

زندگی میں میں بہت کم دوست مخلص ہوتے ہیں ان کے رہتے ہوئے ہم ان کو نہیں پہچان پاتے ہمیں ان کی اہمیت کا اندازہ ان کے چلے جانے کے بعد ہی ہوتا ہے

1x4=4

لَخْصُ عَلى أحد من الأناشيد التالية:

(Write the summary of the following Poem any one)

(38 (i) الْبَبْغَاءُ

او

(ii) الْفَقِيرُ وَالغَنِيُّ

(1) جو کوئی دو درہم کا مالک ہو جاتا ہے تو اس کے ہونٹ مختلف باتیں کرنا سیکھ جاتے ہیں اور وہ کہنے لگ جاتا ہے۔

(2) بے شک مالدار جب کوئی غلط بار کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ بالکل سچ کہا آپ نے اور کوئی غلط بات نہیں کی۔

(3) لیکن غریب جب کبھی سچی بات بھی کہتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ تو نے جھوٹ کہا اور اس کی بات کو جھٹلا دیتے ہیں۔

(4) بے شک دولت [دراھم] اکثر موقعوں پر لوگوں کو رعب اور خوبصورتی فراہم کرتے ہیں۔

(5) یہی دراہم زبان بن جاتے ہیں جو فصاحت و بلاغت چاہتا ہے اور یہی دراہم ہتھیار بن جاتے ہیں جو جنگ کرنا چاہتا ہے۔

(1)میں اسے بہت خوبصورت اور بڑا نمکین پایا بات کرنے والی ہو بڑی فصیح زبان میں

(2)اس کا شمار تو پرندوں میں ہوتا ہے لیکن زبان اس کی مجھے اس وہم میں ڈال دیتی ہے کہ وہ یقیناً انسان ہے

(3)وہ اپنے مالک تک خبریں پہونچاتی ہے پردوں میں چھپے رازوں کا انکشاف کرتی ہے

(4)وہ گونگا ہے لیکن سنتا ہے جو کچھ وہ سنتا ہے بالکل ویسے ہی وہ دہرا دیتا ہے

(5)تم دیکھتے ہو اس کی پتلی سی چونچ میں جیسے کوئی موتی ہے جو ہیرے کو چن رہی ہے۔

(6)یہ اکلوتی ہے اس کے پردے پنجرے ہیں اس کو قید کرنے کے سوا رہائی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

PART - D

IV (a) ترجم العبارات الآتِيَةِ مَعَ شرحِهَا:

2x5=10

(Translate and explain any two of the following paragraphs)

39)

کچھ دن بعد حضرت یعقوب علیہ السلام انتقال کر گئے۔ تو یوسف علیہ السلام کو بہت دکھ ہوا۔ اور اہل مصر کو بھی دکھ ہوا۔

کچھ دنوں بعد یوسف علیہ السلام بھی گذر گئے۔ تو وہ دن مصر والوں پر بہت سخت دن تھا۔ مصر والے بہت دکھی ہوئے۔ اور وہ بہت روئے۔ اور کچھ دنوں بعد لوگ اپنے غم کو بھول گئے۔ ایسا لگ رہا تھا ان کو ایسی مصیبت کبھی نہیں آئی۔ اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کو دفن کیا اور انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو تسلی دی۔

40)

اور اللہ نے ارادہ کیا کہ وہی چیز ہو جس سے فرعون ڈرتا ہے۔ اللہ نے اس بچے کو پیدا کیا جس کے ہاتھ سے فرعون کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اللہ نے اس بچہ کو پیدا کیا کہ وہ لوگوں کو انسانوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف نکالے۔

فرعون اور اس کے لشکر کے نہ چاہتے ہوئے بھی موسی بن عمران پیدا ہیدا ہوئے اور موسی علیہ السلام فرعون کی پولیس کے بندوبست کے باوجود تین مہینے تک رہے۔

(41

لیکن موسی علیہ السلام کی ماں اپنے خوبصورت بچے کے بارے میں ڈر گئی۔ اور وہ کیسے نہیں ڈرتی جبکہ بچوں کا دشمن گھات میں ہے۔ اور وہ کیسے نہیں ڈرتی جبکہ پولیس دسیوں بچوں کو ان کے ماؤں کے گود سے اٹھا کر لے گئی تھی

(اور وہ بے چاری مائیں کچھ نہ کر سکیں) اور یہ بیچاری کیا کر سکتی تھی۔ اور اپنے اس خوبصورت بچے کو کہاں چھپا کر رکھتی اور فرعون کی پولیس کوے کی آنکھیں اور چیونٹی کی حس رکھتے تھے۔ اور وہاں اللہ نے اس بے چاری ماں کی مدد کی اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تم اپنے بچے کو ایک صندوق میں رکھو اور اس کو دریائے نیل میں ڈال دو۔ کون اس بچے کو صندوق میں دودھ پلائے گا ان تمام باتوں کو وہ مہرباں ماں سوچنے لگی لیکن انہوں نے اللہ پر اور اس کی وحی پر بھروسہ کیا۔

اس بچہ کے لئے صندوق سے بڑھ کر اور کوئی حفاظت کا ذریعہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک طرف پولیس ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی۔ اور بچوں کا دشمن گھات میں تھا اور پولیس کی آنکھیں کوے کی تھی اور ان کی حس چیونٹی کی تھی اور اس بے چاری ماں نے اس کام کو کر دیا جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا تھا۔ اور اپنے بچے کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔

اور وہ مہربان ماں گھبرا گئی۔ اور اس نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اور ہم نے موسی کی ماں کے طرف وحی کی کہ تم اپنے بچے کو دودھ پلاؤ۔ اور جب تمہیں ڈر لگنے لگے۔ تو اس کو سمندر میں ڈال دو اور نہ تم ڈرو اور نہ غم کرو بے شک ہم اس کو تمہارے پاس پہونچادیں گے اور ہم اس کو رسول بنانے والے ہیں۔

أكتُبُ خُلاصَة واحِدَةً من الآتية:

1x5=5 Write the summary any one of the following topics:

42) (ii) فِي قَصْرِ فِرْعَونَ

او

(i) مِنْ كَنْعَانِ إِلَى مِصْرَ

کنعان سے مصر کی طرف

حضرت یعقوب علیہ السلام اوران کی اولاد مصر منتقل ہوگئی۔اس لئے کہ یوسف بن یعقوب وہ مصر کے بادشاہ تھے۔بھلائی کاحکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے۔اور وہ لوگ کنعان میں بکریاں چراتے تھے۔اور بکریوں کادودھ نکالتے تھے۔اوراون بیچتے تھے۔اوریوسف کے خادم اور غلام کھارہے تھے۔اور عیش وآرام کی زندگی بسر کررہے تھے۔

تووہ لوگ کنعان میں رہ کر کیا کرتے۔کس لئے وہ مصر جانا نہیں چاہتے۔یوسف علیہ السلام نے ایک آدمی کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس بھیجا۔اوران کو کنعان سے بلالیا۔اوریوسف علیہ السلام کونہ کھانا اچھالگ رہاتھا۔اورنہ ہی پینا۔یہاں تک کہ وہ اپنے ماں باپ اور بھائیوں کو دیکھ لیتے۔اوران کوزندگی کیسے اچھی لگتی جب کہ وہ مصر میں اکیلے ہیں۔

وہ محل کولیکر کیا کریں گے۔جب کہ ان کے اباوران کے بھائی کنعان میں ایک چھوٹے گھر میں زندگی بسر کررہے ہیں۔

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام اوران کی اولاد مصر آگئی۔تو یوسف علیہ السلام نے انکا استقبال کیا۔اور بہت زیادہ خوش ہوئے۔اور مصر والوں نے اپنے بادشاہ کے بزرگ خاندان کا استقبال کیا۔اور وہ بھی بہت زیادہ خوش ہوئے۔اور مصر والے انکے خاندان سے محبت کرنے لگے۔اس لئے کہ وہ لوگ یوسف علیہ السلام سے انکے احسان وکرم کی وجہ سے ایک مہربان بھائی کی طرح محبت کرتے تھے۔توانہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کوشریف انسان پایااور حضرت یعقوب علیہ السلام زیادہ اولادوالے تھے اور مصر کے بزرگ اور مصر والے ان کے بچوں کے برابر تھے۔

(فرعون کے محل میں)

اور فرعون کے دریائے نیل کے کنارے بہت سے محل تھے وہ ایک محل سے دوسرے محل میں گھومتا تھااور دریائے نیل کے کنارے سیر وتفریح کرتا تھاوہ ایک دن دریائے نیل کے کنارے بیٹھا ہواتھااور وہ یہ خیال کررہاتھا کہ ندی اس کے پیروں کے نیچے بہتی ہے اور اس کے ساتھ میں مصر کی ملکہ بھی تھی اور وہ نیل کے پانی کو بہتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ اچانک ان دونوں کی نگاہ ایک صندوق پر پڑھ گئی جس سے نیل کی موجیں کھیل رہی تھں ایسالگ رہاتھا کہ وہ اسے بوسہ لے رہی ہیں۔(ملکہ نے کہا) اے میرے سردار کیا تم اس صندوق کو دیکھ رہے ہو؟ (فرعون نے کہا) دریائے نیل میں صندوق کہاں ہے؟ وہ تو ایک لکڑی ہے جو نیل میں گرگئی ہے

(ملکہ نے کہا) نہیں اے میرے سردار بے شک وہ توصندوق ہی ہے! جب صندوق قریب آگیا تولوگوں نے کہا۔ہاں یہ توصندوق ہی ہے۔

بادشاہ نے ایک خادم کو حکم دیااور کہااس صندوق کو لے آئے۔تو خادم گیااور اس صندوق کو نکال لایا۔جب۔صندوق کو کھولا تو اس میں خوبصورت بچہ تھاجو مسکرارہاتھا۔لوگ پریشان ہوگئے۔ہر ایک آدمی اس بچہ کو لیتااور اس کو دیکھتااور فرعون پریشان ہوااور اس کو دیکھا۔خادموں میں سے کچھ نے کہا کہ یہ اسرائیلی بچہ ہے۔بادشاہ کو چاہئے کہ اس کو ذبح کردے۔اوراس کو ملکہ نے دیکھا تو اس کے دل میں اس بچہ کی محبت بیٹھ گئی تو اس کو اپنے سینے سے لگالیااور اس کو چوم لیا(بوسہ دیا) اور بادشاہ کے پاس اس بچہ کی شفاعت کی اور بولنے لگی یہ میرے اور تمہارے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے تم اس کو مت مارڈالوامید ہیکہ یہ بچہ ہم کو فائدہ دے یاہم اس کو اپنی اولاد بنالیں۔

اس طرح سے موسی بن عمران فرعون کے محل میں داخل ہوگئے اور فرعون اور اس کی پولیس کے نہ چاہتے ہوئے بھی زندگی کرنے لگے۔اور فرعون کی پولیس کو اس اسرائیلی بچہ کا پتہ نہ چلا۔جب کہ ان کی آنکھیں کوے کی تھیں اور چیونٹی کی حس تھی۔اللہ نے ارادہ کیا کہ فرعون "بچوں ان کادشمن" اس بچہ کو پالے۔اوراس کے ہاتھ سے اس کی حکومت بھی چلی جائے۔بھولا فرعون! موسی کے بارے میں غلطی کرگیا۔اوراس کے ساتھ میں اس کا وزیر ھامان اور اس کی فوج بھی غلطی کرگئی۔اوراس بچہ کو آل فرعون نے اٹھالیا تاکہ وہ انکادشمن بن جائے اور دکھ پہونچانے والے بن جائیں بے شک فرعون اور ھامان اوران دونوں کالشکر غلطی پر تھا۔

PART – E

43)

جمع المفردات الآتية:

2 marks Make the Plurals of the following:

اموات أقلام جنات مساجد

44)

أكتب أضداد الكلمات الآتية:

2 marks Write the opposites of the following words:

شر غني بنت جاهل

(45

بَدِّلُ الأفعال المَعْرُوفِ بِالمَجْهُول:

2 marks Convert the following active verbs into passive:

ضُرِبَ عُلِمَ نُصِرَ قُرِأَ

(46

إسْتَخْرِجُ الأَفْعَالَ النَّهِيَ مِنَ العِبَارَةَ الآتية:

2 marks Find out Afaal-Ul-Amar From the following Passage:

افْعَالُ النَّهى

لَا تُكْثِرُ لا تَعْلَمُ لا تُوَخِّرُ لَا تُدْخِلُ

(47

عرف المُرَكَّبُ الإِضَافِي مَعَ الأَمْثِلَة.

1x3=3 Define Muzaf and Muzaf Ely with examples.

When two noun relate each other it is called possessive or genitive case this also gives meaning of particle "of" like book of hamid in Arabic it will be (المركب الاضافى) in such arrangement of words first word bears pash on last alphabet and second word bears tanveen I e two zer below last alphabet that creates the meaning "of" in genitive case first noun is called 'mudaaf ' it will always be a proper noun and in no case will taken-on article "al" but the second noun "mudaaf elaih" should be common noun or be particularized with 'al'

رسول الله

(48

اقْرَأْ الفقرة الآتِيَة ثُمَّ أَجِبُ الأَسئِلَةَ التَّالِيَة:

1x5=5 Read the passage and answer the questions:

كَانَ رَجُلٌ يَسْكُنُ فِى الهِنْدِ فِي زَمَنٍ مِنَ الْأَزْمَانِ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَدْرِى إِسْمَهُ. وَلَكِنْ جَمِيعُ النَّاسِ كَانُوا يَدْعُوْنَ بِاسْمِ شَاشَا شَكَّنْ وَ الْكَلِمَةُ شَاشَا هِنْدِيَّةٌ تَعْنِي العَمَّ فَهَكَذَا كَانَ شكن عَمًّا لِلْجَمِيعِ وَكَانَ العَمُ بَخِيْلاً جِدًا وَأَنَانِيَا لِلْغَايَةِ يُروى كَثِيراً مِنَ الحِكَايَاتِ عَنْ بُخْلِهِ وَأَنَانِيَّتِهِ.

(1) كَانَ يَسْكُنُ شَاشَا شَكَّنُ في الهند

(2) مَعْنَى الكَلِمَةَ شَاشَا هو العم

(3) كَانَ العَمُّ بَخِيْلاً جِدًا وَأَنَانِيَا لِلْغَايَةِ

(4) جَمِيعُ النَّاسِ كَانُوا يَدْعُوْنَ بِاسْمِ شَاشَا شَكَّنُ

(5) مَا يُرُوىٰ كَثِيرًا مِنَ الحِكَايَاتِ عَنْ بُخْلِهِ وَأَنَانِيَّتِهِ.

(49

ترجِمُ العِبَارَةَ الانكليزيَّةَ بِاللُّغَةِ العربية:

1x3=3 Translate the following English Passage into Arabic.

بِسْمِ اللَّـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

***